احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۶ ہفتہ -۵- صفر -۱۴۱۵ھ '۱۶- وفا ۱۳۷۳ ہش' ۱۶- جولائی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکیاں بجالانے سے اللہ کی مدد ملتی ہے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو' بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے۔ مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے۔ اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس کا علاج کرنا چاہئے۔ اور وہ علاج کیا ہے۔؟ (گناہوں کی معافی مانگنا)

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو خدا کو مانتے ہیں اور دوسرے وہ جو نہیں مانتے اور دہریہ کہلاتے ہیں۔ جو مانتے ہیں' ان میں بھی دہریت کی ایک رگ ہے' کیونکہ اگر وہ خدا کو کامل یقین کے ساتھ مانتے ہیں' تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر فسق و فجور اور بے حیائی میں ترقی ہو رہی ہے۔ ایک انسان کو مثلاً سنکھیا یا سٹرکنیا دیا جاوے جبکہ اس کو اس بات کا علم ہے کہ یہ زہر قاتل ہے' تو وہ اس کو کبھی نہیں کھائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ تم اسے کسی قدر لالچ بھی روپیہ کا دو۔ اس لئے کہ اس کو اس بات کا یقین ہے کہ میں نے اس کو کھایا اور ہلاک ہوا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ سے ناراض ہوتا ہے اور پھر بھی اس زہر کے پیالے کو پی لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۹۳)

در حقیقت بڑا وہی ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور تمخول کرتے ہو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے در حقیقت بڑا وہی ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔ اور چھوٹا وہی ہے جو اللہ کے حضور چھوٹا ہے۔ اگر کوئی انسان عمدہ کھانا کھا رہا ہو اور اس نے بہت اعلیٰ پوشاک پہنی ہوئی ہو بڑا خوبصورت ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہو تو وہ ذلیل ہی ہو گا خواہ کوئی ساری دنیا کا بادشاہ بھی ہو تو بھی وہ معزز نہیں ہو سکتا۔ وہ انسان جس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو' کیا اس کو کوئی عیش و آرام بھلا معلوم ہوتا ہے ہرگز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ساری دنیا پر بھی حکومت کرتا ہو لیکن اسے یہ خیال ہو کہ مرنے کے بعد مجھ سے بدترین معاملہ کیا جائے گا اور مجھے ایک ایسے دربار میں ذلیل اور رسوا کیا جائے گا جہاں میرے باپ۔ دادا اور بیٹے بیٹیاں۔ سب رشتہ دار موجود ہوں گے اور میرے اس ناز و نعمت میں پلے ہوئے جسم کو آگ میں ڈالا جائے گا تو ایسے شخص کی زندگی کہاں سکھ اور آرام کی زندگی ہو سکتی ہے۔ ایک شخص جس کو صلیب پر لٹکایا جانا ہو اس کو اگر عمدہ سے عمدہ کھانا لا کر دیا جائے تو اسے کہاں مزا آسکتا ہے۔ کیوں۔ وہ جانتا ہے کہ یہ کھانا ابھی مجھے ہضم نہیں ہونے پائے گا کہ میری جان نکل جائے گی۔ اور یہ کپڑے ابھی میلے بھی نہیں ہو سکیں گے کہ میری روح جسم سے جدا ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ انسان جس کی زندگی بدکاری میں گزرتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھے مرنے کے بعد سخت سزا ملے گی اس کی بھی ایسی ہی زندگی ہے۔ جس کے سر پر تلوار کھینچی ہوئی ہو۔ اور وہ خوراک کھا رہا ہو اور پوشاک پہن رہا ہو۔ اسے دیکھنے والا تو یہی سمجھے گا کہ عمدہ کھانا کھا رہا ہے اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ لیکن اس آدمی سے پوچھنا چاہئے کہ اس کی کیا حالت ہے۔ پس بڑائی اسی کی ہے جس کو خدا تعالیٰ دے۔ خود اپنے منہ سے کوئی بڑا نہیں بن سکتا۔

(از خطبہ ۱۸- دسمبر ۱۹۱۴ء)

عہدیداران کیلئے نصائح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لیکچر بتاریخ ۹۱-۸-۳۱ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"میں نے بارہا عہدیداران کو اور جماعت کو بالعموم یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ان لوگوں کو جو ہدایت نہیں پاتے تھے۔ جن کی تربیت میں نقص تھے۔ نفرت' حقارت اور خشک تنقید کی نظر سے نہیں دیکھا کرتے تھے بلکہ آپ کا دل ان کے لئے زخمی ہو جایا کرتا تھا اور آپ ان کا دکھ محسوس فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کسی کمزور کے لئے دکھ محسوس کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تنقید میں بھی ایک رس پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تنقید جو دل کے گداز سے کی جائے اس کا رنگ اور ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر اور ہوا کرتی ہے اور وہ تنقید جو خشک ملا کی طرح کی جائے وہ اثر سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے کوئی ایسا درخت جو پھلدار نہ رہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مشرقی یورپ میں تعلیم کے مواقع

○ مشرقی یورپ میں میڈیکل اور دیگر کورسز کے لئے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے احمدی طلبہ جو وہاں داخلہ کے خواہش مند ہوں اپنے کوائف امیر صاحب یا صدر صاحب سے تصدیق کروا کے فوری طور پر وکالت تبشیر ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکالت تبشیر)

جب تک بیکاری دور نہیں ہو گی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۶- وفا ۱۳۷۳ ھش ۱۶- جولائی ۱۹۹۴ء

دفتری آداب

دفتری آداب کے متعلق کچھ کہنے کو جی چاہتا ہے۔ کل ہی کسی نے کہا کہ میں ایک دفتر میں گیا ایک نہایت وجیہ صورت' بزرگی کے تمام آثار لئے ہوئے میز پر بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کیا' انہوں نے سر ہلایا اور لکھنے میں مصروف رہے میں کھڑا رہا۔ انہوں نے میری طرف دیکھا ہی نہیں۔ میں نے زور سے سلام کیا تو وہ سمجھ گئے کہ میں توجہ چاہتا ہوں چنانچہ قلم ہاتھ سے رکھا میری طرف مسکرا کر دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔ کہنے لگے فرمایئے کیا بات ہے۔ دفتر جا کر اس رویہ کو دیکھ کر۔ بیان کرنے والے نے جو کچھ بیان کیا وہ سنا تو ہمیں فوری طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کا ایک ارشاد یاد آگیا۔ بھولا تو یہ ارشاد کبھی بھی نہیں اور ہم نے حتی الامکان اپنی کمزوریوں کے باوجود اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اب یہ ارشاد شدت سے یاد آیا اور دل نے کہا کہ الفضل کے قارئین کو بھی بتا دیں۔ یا یاد دلا دیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کا ارشاد یہ تھا کہ ہر وہ شخص جو دفتر میں آپ سے ملنے آتا ہے اس سے اٹھ کر ملئے۔ یعنی کھڑے ہو کر اس کے ساتھ مصافحہ کیجئے اور اس کی آمد کا مقصد پوچھئے اور اس کی طرف توجہ دیجئے۔ حضرت صاحب نے اس میں ایک استثناء یہ فرمائی کہ اگر دفتر ہی کا کوئی شخص آئے اور وہ دفتری کام سے آئے تو اٹھنے کی ضرورت نہیں۔ یا ایسے آنے والوں کے لئے یہ ہدایت دی کہ اٹھ کر ملا جائے آنے والا چاہے کسی ہی درجہ کا ہو۔ یہ نہیں کہ بڑے لوگوں سے تو اٹھ کر ملا جائے اور چھوٹے لوگوں سے بیٹھے بیٹھے ہی بات کر لی جائے۔ چھوٹے کا لفظ مجبوراً استعمال کرنا پڑتا ہے ورنہ چھوٹا تو کوئی بھی نہیں۔ سب لوگ اپنی اپنی ذاتی اہمیت کے مالک ہوتے ہیں اور یہ ذاتی اہمیت انہیں بڑا بناتی ہے۔ یا بڑوں کے برابر بنا دیتی ہے۔

دفتری آداب میں یہ بات جو ہم نے یاد دلائی ہے کلیدی اہمیت کی حامل ہے آخر کوئی کام ہوتا ہے تو لوگ دفتر جاتے ہیں اگر ان کی پذیرائی نہ کی جائے تو وہ یقیناً دل برداشتہ ہو جائیں گے۔ اور دفتر اور دفتر سے باہر کے لوگوں سے رابطہ منقطع ہونا شروع ہو جائے گا حالانکہ دفتر تو بنتے ہی باہر کے لوگوں کے کام کروانے کے لئے ہیں۔

دفتری آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ دفتر میں کام کرتے ہیں تو کوشش کیجئے کہ دفتر میں موجود رہئے۔ ادھر ادھر جانا ہو تو اول تو کم کم جایئے۔ اور چلے بھی جائیں تو کسی کو بتا کے جائیں کہ کہاں جا رہے ہیں تا آنے والوں کو بتایا جا سکے۔ ایسی مصروفیات کو کم سے کم رکھئے جن کے باعث باہر کے لوگوں سے رابطہ نہ ہو سکے۔

دفتری آداب کا ذکر کرتے ہوئے دفتر سے باہر کے لوگوں کے متعلق بھی ایک آدھ بات ہو جائے۔ آپ دفتر جاتے ہیں۔ صرف کام سے جایئے۔ ملاقات اور گپ شپ کے لئے نہیں۔ آپ کو دیکھ کر دفتر میں کام کرنے والا شخص مجبور ہو جائے گا۔ کہ اپنا کام چھوڑ دے اور آپ سے باتیں کرے۔ اس کا وقت ضائع نہ کیجئے۔ کم سے کم وقت اس کے پاس بیٹھئے۔ بہت سے لوگوں کو دفتر سے کام ہوتا ہے۔ آپ نے زیادہ وقت لیا تو دوسرے محروم ہو جائیں گے۔ اور دفتر میں کام کرنے والا بھی بدنام ہو جائے گا۔

دفتری آداب کو ملحوظ رکھنے کی دونوں طرف ضرورت ہے۔ سوچئے اور اس کے مطابق عمل کیجئے۔

دور و نزدیک کہیں جانا ہو چلتے جانا
راہ میں کانٹوں کے انبار مسلتے جانا
گر کے اٹھنا بھی تو ہے عزم مصمّم کی دلیل
گرتے پڑتے بھی جو جاؤ تو سنبھلتے جانا

ابوالاقبال

ایک پکار

کیا التجا کروں کہ مجسّم دُعا ہُوں مَیں
سر تا بہ پا سوال ہُوں سائل نہیں ہُوں مَیں

میری خطائیں سب ترے غفراں نے ڈھانپ لیں
اب بھی نگاہِ لُطف کے قابل نہیں ہوں مَیں؟

وحشت مری نہیں ابھی ہم پایۂ جُنوں
اہلِ خرد پہ بار ہوں عاقل نہیں ہُوں میں

میرا کوئی نہیں ہے ٹھکانا ترے سوا
تیرے سوا کسی کے بھی قابل نہیں ہوں مَیں

مِٹتی ہوئی خودی نے پکارا کہ اے خدا!
آجا کہ تیری راہ میں حائل نہیں ہُوں میں

یہ راگ دل کا راز ہے سُن درد آشنا
کچھ ہمنوائے شورِ عنادل نہیں ہوں مَیں

حضرت نواب مبارکہ بیگم

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہوئے تھکتے نہیں

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

صادقہ فضل

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی

پیدائش حضرت فاطمہؓ جب پیدا ہوئیں انہی دنوں خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ہو رہی تھی۔ آپ بعثت نبوی سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں۔ جمادی الآخر کی بیس تاریخ تھی اور جمعہ کے دن علی الصبح۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر ۳۵ برس اور حضرت خدیجہؓ ۵۰ برس کی تھیں۔

(چونکہ کتاب بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے صادقہ فضل صاحبہ بچوں ہی سے خطاب کرتی ہیں)

ابھی تم نے آنحضرت ﷺ کی تینوں بیٹیوں حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کی سیرت اور زندگی کے حالات پڑھے ہیں۔ یہ تینوں بہنیں آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں عین جوانی کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اب اکیلی حضرت فاطمہؓ رہ گئیں۔ حضرت فاطمہؓ کے بارہ میں ایک مرتبہ حضرت خدیجہؓ نے فرمایا تھا مجھے فاطمہؓ سے زیادہ کسی بچے کی پرورش میں لطف نہیں آیا یوں بھی چھوٹا بچہ گھر میں سب کو زیادہ عزیز ہوتا ہے آنحضرت ﷺ کو بھی فاطمہؓ سے بے حد پیار تھا۔ اور پھر جب تینوں بڑی بیٹیاں جدا ہو گئیں تو سارا لاڈ پیار حضرت فاطمہؓ ہی کے لئے تھا۔

تربیت و پرورش حضرت خدیجہؓ جیسی جو نہایت سلیقہ شعائر عبادت گزار، خدمت گزار، اور پاکیزہ عادات و خصائل کی مالک تھیں۔ انہی صفات کی مالک آپ کی سب بیٹیاں تھیں آپؓ خود ہر ایک بیٹی کی تربیت کی طرف توجہ دیتیں ان کی ہر قسم کی دینی اور دنیاوی تربیت نہایت عمدہ طریق پر کی۔

عام حالات جب ۱۰ نبوی بی بی حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر پندرہ برس تھی۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے اور حضرت فاطمہؓ کو آپؐ سے بے حد محبت اور پیار تھا۔ جب آپؐ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا تو اہل قریش جو بتوں کو پوجتے تھے آپؐ کے اس اعلان نبوت پر شدید غصہ میں آ گئے اور انہوں نے آپؐ کو بہت ستانا شروع کر دیا۔ ہر طرح کی جسمانی تکالیف بھی پہنچایا کرتے۔ راہوں میں کانٹے بچھا دیتے جس سے آپؐ کے پاؤں لہولہان ہو جاتے۔ ایک دن آپؐ خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھری غلاظت سمیت آپؐ کی گردن پر ڈال دی۔ اور پاس ظالم قریش کھڑے خوشی سے قہقہے لگا رہے تھے۔ جونہی حضرت فاطمہؓ کو خبر ہوئی آپ دوڑتی ہوئی مسجد پہنچیں اور گردن مبارک سے اوجھری اتار دی۔

آنحضرت ﷺ جب کبھی باہر سے تشریف لاتے تو بلند آواز میں السلام علیکم کہتے۔ جب حضرت فاطمہؓ بچی ہی تھیں تو آواز سن کر گھر کے دروازے تک دوڑے جاتیں اور حضورؐ کی انگلی پکڑ کر ساتھ لاتیں۔ آپؐ ننھی سیدہ کو آغوش میں لے لیتے اور نہایت شفقت و محبت سے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

عادات حضرت فاطمہؓ کو دنیا کی نمود و نمائش سے بچپن ہی سے نفرت تھی۔ سادگی پسند تھی۔ کھیل کود میں وقت ضائع نہیں کرتی تھیں۔ کم گو واقع ہوئی تھیں۔ طبیعت میں شرم و حیا بہت تھی دل کی سخی اور نہایت خدا ترس رحمدل خاتون تھیں۔ غریب محتاجوں کی امداد کے لئے ہر وقت تیار ہوتیں قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سزا اور عذاب کی آیات پر کانپ جاتیں۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ ذکر الٰہی ہر وقت کرتی رہتی تھیں۔ قرآن پاک بڑے شوق سے پڑھتی تھیں۔ الغرض بہت عبادت گزار تھیں۔ طبیعت میں نفاست اور صفائی کا شوق بہت زیادہ تھا۔ نہایت قناعت پسند تھیں باوجود فقر و تنگدستی کے صابر و شاکر تھیں آپ کو اپنے باپؐ آنحضرت ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ ان کے علاوہ اپنے دیگر خویش و اقارب سے بھی یعنی دوسرے رشتہ داروں سے بھی پیار تھا ان سے ہمیشہ حسن سلوک فرماتیں۔

شادی آؤ میں پہلے آپ کو حضرت علیؓ کے بارہ میں کچھ بتاتی ہوں جن کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی۔ حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچا حضرت ابو طالب کے بیٹے تھے جیسا کہ تم نے پڑھا ہو گا۔ کہ حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی آپؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہؓ وفات پا گئے تھے۔ تھوڑی مدت کے بعد آپؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بھی خدا کے حضور حاضر ہو گئیں پھر آپؐ کو آپؐ کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب نے اپنے سایہ شفقت میں رکھا مگر جب دادا بھی وفات پا گئے تو ان کے بعد آنحضرت ﷺ کی پرورش کا ذمہ ان کے چچا ابو طالب نے لیا۔ حضرت علیؓ کی عمر آٹھ برس تھی۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان کی پرورش اپنے ذمہ لے لی۔ اور یوں حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کی زیر نگرانی پرورش پائی اور عمدہ تربیت حاصل کی اور یہ تو آپ سب کو علم ہی ہو گا کہ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے۔ اور اسلام قبول کیا۔

جس وقت آنحضرت ﷺ نے قریش کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی تو سب نے آپؐ کا مذاق اڑایا اور طرح طرح کی باتیں بنائیں مگر اس وقت حضرت علیؓ جو ابھی ۱۴۔ برس کے تھے فوراً اٹھے بلند آواز سے کہا "اے خدا کے سچے رسولؐ میں آپؐ کے ساتھ ہوں اور واقعی حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کا ہر دکھ اور تکلیف میں پورا پورا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو بھی حضرت علیؓ پر بڑا اعتماد تھا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بچوں کی طرح پالا تھا۔ اسی لئے ان سے بہت محبت بھی تھی جب کفار نے حضور ﷺ کو قتل کرنے کا پکا پروگرام بنا لیا اور قسم کھا کر وقت تک مقرر کر لیا پھر حضورؐ جب ابو بکرؓ کو ہمراہ لے کر ہجرت کے لئے روانہ ہوئے تو جاتے وقت حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا۔ جب کفار اور اہل قریش کے سردار وقت مقررہ پر آپؐ کے قتل کے ارادے سے آئے تو دیکھا کہ آپؐ کی بجائے حضرت علیؓ بستر پر سوئے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر سب مشرکین مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ دوسرے روز حضرت علیؓ نے وہ تمام امانتیں جو لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس رکھوائی تھیں قریش کو واپس کیں۔ باوجود شدید دشمنی کے اور ہر وقت آپؐ کو دکھ دینے کے بھی لوگ آنحضرت ﷺ کی دیانت اور نیکی کے دل سے قائل تھے۔ اسی لئے تو امانتیں آپؐ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔ حضرت علیؓ بڑے بہادر تھے۔ جنگ بدر میں آپؓ کی شجاعت دیکھ کر مسلمان تو مسلمان کفار بھی حیران رہ گئے۔ حضرت علیؓ بڑے علم والے تھے۔ حضورؐ کے دل میں حضرت علیؓ کی اطاعت گزاری، بہادری نیکی و تقویٰ اور بہت خلوص کی وجہ سے بڑی قدر اور پیار تھا۔

ہجرت کے وقت سیدہ فاطمہؓ جوان تھیں۔ ایک روایت کے مطابق مدینہ میں آنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکرؓ صدیق نے رسول کریم ﷺ سے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کی درخواست کی۔ حضورؐ خاموش رہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "ابو بکرؓ حکم الٰہی کا انتظار کرو" ان کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ نے بھی حضرت فاطمہؓ کے لئے پیغام بھیجا۔ ان کو بھی حضورؐ نے وہی جواب دیا جو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ صدیق کو دیا تھا کچھ عرصہ بعد حضرت علیؓ سے حضرت فاطمہؓ کا رشتہ آنحضرت ﷺ نے طے فرمادیا۔

الفضل

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب فرماتے ہیں

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل۔ میں کئی روز سے بلکہ ایک ماہ سے لاہور چھاؤنی میں اپنے بیٹے اسحاق طارق کے ہاں مقیم ہوں۔ گرمی تو ہر جگہ آج کل زوروں پر ہے۔ لیکن مجھے چونکہ یہاں نسبتاً زیادہ آرام حاصل ہے۔ اس لئے ابھی کچھ عرصہ مزید یہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ آنکھیں آج کل دکھتی ہیں۔ علاج تو کروا رہا ہوں۔ لیکن درد پھر بھی موجود ہے۔ جس وجہ سے طبیعت میں سکون نہیں۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری پریشانی دور فرمائے۔

الفضل تو میری روح کی غذا ہے۔ یہاں لاہور میں کسی وجہ سے پرچہ باقاعدگی سے نہیں آتا۔ وجہ کا آپ کو صحیح علم ہو گا۔ ایک قاری کو تو اس سے بڑھ کر کسی اور چیز سے خوشی نہیں ہوتی۔ اسے تو بس الفضل سے دلچسپی ہے۔ وہ روزانہ نہ ملے تو طبیعت سارا دن ملول رہتی ہے۔ اگر آپ الفضل کو روزانہ پہنچانے کا اہتمام کروا دیں تو آپ کی نوازش ہو گی۔ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا میری آنکھوں میں شدید درد ہے۔ اور لکھنا پڑھنا مضر بھی ہے اور مشکل بھی۔ لیکن الفضل میں اللہ تعالیٰ نے ایسی جاذبیت رکھ دی ہے کہ اسے پا کر انسان سب کچھ پا لیتا ہے۔ اتنا لکھ کر بھی مجھے درد نے تنگ کر دیا ہے۔ لیکن حصول ثواب کی خاطر (اور اس کا موقع دینا نہ دینا مدیر کی صوابدید پر منحصر ہے) دو باتوں کے متعلق مختصر طور پر احباب سے یاد رفتگاں کے سلسلہ میں مد نظر رکھنے کی درخواست کرتا ہوں۔ آپ کی وساطت سے کہ گذرے ہوئے اعزاء اور اقربا کا ذکر کرتے وقت صرف وہی باتیں لکھیں جو ان میں خصوصیت سے پائی جاتی تھیں۔ عام خوبیوں کا ذکر نہ کریں۔ اس سے خواہ مخواہ مضمون لمبا ہو جاتا ہے نیز اپنی ندرت اور جاذبیت کھو دیتا ہے۔ مثال سے واضح کروں تو ماضی قریب میں وفات پانے والے اپنے دو عزیزان۔ عزیز استادی شاگردی کے رشتہ کی نسبت سے۔ صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے اور میاں شریف احمد صاحب (ابن حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب) ان کے اوصاف حسنہ کو اگر اختصار سے لکھوں تو یہ کہوں کہ صوفی صاحب موصوف نے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان احمدیوں کے لئے زندگی وقف کر کے ایک قابل تقلید مثال پیش کی۔ سلسلہ کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

خود نوشت حالاتِ زندگی

میرا نام یعقوب علی اور میرے والد کا نام محمد علی ہے۔ لدھیانہ کے محلہ جدید میں منشی احمد جان مشہور و معروف صوفی اور اہل اللہ کے جوار میں رہنے کا ہمیں فخر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت بھی منشی احمد جان کی اولاد اور یہ خاکسار نہ صرف ہم شہر و ہمسایہ ہیں بلکہ روحانی طور پر ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں یعنی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہو کر بھائی ہیں۔ اور قادیان میں آکر آباد ہو چکے ہیں۔

تعلیم میری تعلیم ایک دیہاتی مدرسہ سے شروع ہوئی اور نومبر ۱۸۸۱ء کو میں مدرسہ میں داخل ہوا' یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ میں مدرسہ میں اپنی جماعت میں ہمیشہ اول رہا کرتا تھا۔ پرائمری کی چوتھی جماعت میں پہنچتے پہنچتے مجھے مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل پر گفتگو کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ پرائمری کا امتحان میں نے تعریف کے ساتھ پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا۔ اس کے بعد مجھے ورنیکلر مڈل سکول کا کورس ختم کرنے کے لئے مڈل سکول میں بھیجا گیا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں بورڈنگ میں رکھا گیا۔ اس امر کی پرواہ نہ کرکے کہ یہ خوستائی ہوگی مڈل سکول میں بھی ایک ہوشیار اور ہونہار طالبعلم کی حیثیت سے میں رہا اور بورڈنگ کے انتظامی معاملات عموماً میری رائے اور مشورہ سے طے ہوتے۔ استاد میری قدر کرتے۔ اور ممتحن صاحبان نے وقتاً فوقتاً میری قابلیت کے متعلق بہترین رائیں مدرسہ کی کتابوں میں لکھیں۔ اس مڈل سکول کی تعلیم میں مجھے سنسکرت پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ صرف نو مہینے کے اندر میں نے مڈل سکول کی سنسکرت کا کورس ختم کر لیا اور یونیورسٹی کے مڈل امتحان میں میں تعریف اور وظیفہ لے کر کامیاب ہوا۔ سنسکرت میں بھی پاس ہو گیا یہ زمانہ ۱۸۸۶ء سے لے کر ۱۸۸۸ء تک ختم ہو گیا۔ اس وقت میں مضمون نویسی میں ممتاز تھا اور اخبار بینی کا مذاق بڑھ رہا تھا۔ اخبارات میں مضمون بھیجنے کا شوق ہوتا جاتا تھا۔ چنانچہ جالندھر کے آفتاب ہند میں کبھی کبھی لکھتا تھا۔ ورنیکلر مڈل کی تعلیم ختم کرکے میں لدھیانہ کے بورڈ سکول میں داخل ہو گیا۔

۱۸۸۹ء میں پہلی مرتبہ مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ شیخ اللہ دیا صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام نے مجھے پیش کیا اور میرے سنسکرت پڑھنے کا ذکر کیا۔ جس کو سنکر حضرت بہت خوش ہوئے اور ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

حضرت صاحب کو میں پہلی مرتبہ یہاں ملا۔ مگر آپ کی کتاب براہین احمدیہ ۸۶-۱۸۸۷ء میں میں چوہدری رستم علی خان کے ذریعہ دیکھ چکا تھا۔ جب کہ وہ ساجنٹ تھے۔ گو اس کتاب کے سمجھنے کی اس وقت قابلیت نہ تھی تاہم پڑھنے کا شوق بے حد تھا۔ غرض ۱۸۸۹ء سے لے کر ۱۸۹۱ء کے شروع تک میں نے لدھیانہ رہ کر اس مذاق کو بہت بڑھالیا۔ اور اب یہ اس درجہ تک پہنچ گیا کہ مجھے مدرسہ سے علیحدہ کر دے ۱۸۸۹ء ہی میں پیسہ اخبار کا خریدار ہو چکا تھا۔ جو اس وقت آج کل کے روزانہ پیسہ اخبار کی تقطیع پر شائع ہوتا تھا۔ ۱۸۹۱ء میں انگریزی مڈل پاس کرکے میں لاہور کے ماڈل سکول میں پہنچ گیا۔ قیام لدھیانہ میں منشی احمد جان صاحب کے مریدوں نے ایک انجمن احمدیہ بنا کر اس کے ماتحت ایک رسالہ انوار احمدیہ شائع کرنے کا انتظام کیا ہوا تھا میرے مذہبی اور اخباری ہونے کی وجہ سے اس رسالہ کا ایڈیٹر مجھے منتخب کیا گیا مگر بعد میں وہ رسالہ بعض اسباب کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ لاہور میں یہ شوق جو ترقی کر سکتا تھا وہ ظاہر ہے اب تعلیمی زمانہ کا خاتمہ تھا۔ آخر ۱۸۹۳ء میں انٹرنس پاس کرکے تعلیمی سلسلہ کو ختم کر دیا۔

اخبار نویسی کا آغاز لاہور کی دو سالہ زندگی میں میرا اخباری مذاق بہت بڑھ گیا۔ پیسہ اخبار کے خریدار کی حیثیت سے میرا تعارف منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار سے ہوا اور پھر یہ تعارف تعلقات کے بڑھنے کا موجب ہوا۔ منشی محبوب عالم صاحب نے مجھے اپنے چھوٹے بھائی میاں عبدالرحیم اور میاں عبدالکریم کی تعلیم کے لئے میرے ایام طالب علمی ہی میں مجھے مقرر کر دیا۔ میں نے یہ خدمت محض اس لالچ سے قبول کی کہ مجھے کثرت سے اخبار پڑھنے کو ملیں گے۔ چنانچہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں اس خدمت سے الگ ہو کر انگریزی اخبارات اور خصوصا ولایت کے رسالہ ٹٹ بٹس کی کہانیوں کے ترجمہ کا کام کرنے لگا۔ پس میری اخبار نویسی کا مدرسہ پیسہ اخبار کا دفتر ہے۔ منشی محبوب عالم صاحب ہمیشہ میرے ساتھ بتکریم پیش آتے تھے۔ انہیں ایام میں مشہور صوفی ابنا پرشاد پیسہ اخبار میں کام کرتا تھا اور ایک مولوی غالبا سید احمد صاحب یاس لکھنوی پیسہ اخبار میں ناولسٹ تھے جنہوں نے سروبران وغیرہ لکھے تھے۔ پیسہ اخبار کو لاہور آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اور وہ اردو اخبار نویسی میں نئی روح پھونک رہا تھا۔ پیسہ اخبار ہی کے دفتر میں میں باقاعدہ احمدی ہو گیا اور اس دو سال کی طالب علمی کے زمانہ میں لاہور کی تمام مذہبی سوسائٹیاں مجھ سے واقف ہو گئیں۔ کیونکہ میں ان کے جلسوں میں باقاعدہ جانے والا اور تقریریں اور مباحثہ کرنے والا تھا۔

فروری ۱۸۹۲ء میں جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور تشریف لے گئے تو میں نے حسب دستور بیعت کر لی اور لاہور کے تمام حالات کو آنکھ سے دیکھا اور بعض جگہ نہایت جرات کے ساتھ آپ کے سلسلہ کی (دعوت) کی اور ماریں کھائیں۔ یہ جوش اب اس درجہ تک بڑھ گیا تھا کہ سلسلہ تعلیم کا جاری رکھنا میرے لئے مشکل ہو گیا اگرچہ میرے بزرگ چاہتے تھے کہ میں کالج کی تعلیم کا کورس ختم کروں مگر احمدیت کا شوق مجھے اور طرف لے نکلا۔

سرکاری ملازمت حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر جو اس وقت سلسلہ احمدیہ سے الگ ہے ان ایام میں سلسلہ کا ایک سرگرم اور پرجوش ہمدرد تھا۔ اگرچہ اس نے بیعت نہ کی تھی وہ رکھانوالہ علاقہ قصور میں ضلعدار تھے۔ اور اگر قصور جاتے تو مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری انہیں تنگ کرتے۔ اس غرض کے لئے کہ میں سلسلہ کی اشاعت کروں مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں اس خیال اور وہم سے گیا بھی نہیں تھا کہ سرکاری ملازمت کروں گا۔ مگر انہوں نے مناسب سمجھا کہ میرا نام محکمہ نہر میں برائے نائب ضلعداران داخل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی کوشش اور سید فتح علی شاہ صاحب کی توجہ سے میں اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ مگر ۱۸۹۴ء کے جولائی میں ہمیشہ کے لئے ملازمت کے خیال کو سر سے نکال کر اور اپنے دل سے عہد کرکے کہ آئندہ اخبار نویسی ہی کروں گا ۱۸ اور ۱۹ برس کی عمر کے درمیان امرتسر آگیا۔

اب اخبار نویسی میرا مستقل کام ہو گیا۔ اور میں نے اس کو ریاض ہند اخبار امرتسر کے مکرر اجراء اور احیاء سے شروع کیا۔ مگر ریاض ہند کے پروپرائٹر صاحب باوجودیکہ میرا ان پر کوئی بار نہ تھا۔ اسے زندہ نہ رکھ سکے اسی اثناء میں اخبار "فیروز" شیخ فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے جاری کیا اور میں اس کا پہلا اور آخری ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اخبار فیروز ایک کامیاب اخبار تھا اور پیسہ اخبار کا بہترین مقابلہ اپنی قیمت اور مضامین کے لحاظ سے کرتا تھا۔ اس وقت کی اردو اخبار نویسی میں وہ بہترین اضافہ سمجھا گیا۔ مگر بعد میں مجھے شیخ فیروزالدین صاحب سے ایک مقامی معاملہ کے متعلق اختلاف کرنا پڑا اور میں نے فیروز کو چھوڑ دیا۔ میاں صاحب نے بھی پھر میرے بعد "فیروز" کو باوجود ایک عمدہ اور کامیاب اخبار ہونے کے چلانا نہ چاہا۔ اور کہا کہ یا تم اس کو ایڈٹ کرو ورنہ میں بند کر دوں گا۔ مگر مجھے اپنی بات پر ایسا اصرار ہو چکا تھا کہ باوجود ان کے بے حد مہربانیوں کے میں اس وقت ان کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا "فیروز" کی ایڈیٹری کے ایام میں پریس کانفرنس کی تحریک منشی محبوب عالم صاحب نے کی مگر میں نے بحیثیت ایڈیٹر "فیروز" پریس کانفرنس پر جو سلسلہ مضامین کا لکھا وہ اس وقت تک اس زمانہ کے مشہور اور قابل قدر اخبارات آزاد اور زمانہ کانپور کے صفحات میں عزت کے ساتھ لیا گیا اور اس کی تائید ہوئی۔ پنجاب کے پریس میں ایڈیٹر الحکم (جو اس وقت ایڈیٹر فیروز تھا) اکیلا تھا جس نے جرات کے ساتھ پریس کانفرنس کے حسن و قبح پر روشنی ڈالی اور پیسہ اخبار کی کثیر الاشاعتی اور اثر کے سامنے اپنی آواز کو نہ دبایا۔ یہی آواز اور ضمیر کا سوال تھا جس نے مجھے شیخ فیروزالدین صاحب ایسے شریف الطبع بزرگ سے افسوس کے ساتھ الگ ہونے دیا۔

امرتسر کے قیام میں ایک اور رنگ میں بھی مجھے سرکاری خدمات کا موقعہ ملا۔ مسٹر نکل نے میری درخواست کے بدوں بعد میں جب کہ کمیٹی کے معاملات درست ہو چکے تھے میری اس آزاد نکتہ چینی کی قدر کرکے میونسپل کے لئے پریس سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے ایک معقول معاوضہ میں ملازمت میں لینا چاہا۔ مگر میں نے شکریہ سے انکار کر دیا۔ پھر مجھے اخبار جہاں نما کی ایڈیٹری کا موقعہ ملا جو سردار نرائن سنگھ صاحب نے جاری کیا تھا مگر افسوس ہے کہ مجھے بہت جلد اس سے الگ ہونا پڑا۔ اور پھر کچھ دنوں تک امرتسر کے مشہور اخبار پنجاب کو ایڈٹ کیا۔ اخبار وکیل کے قابل قدر پروپرائٹر شیخ غلام محمد صاحب ناصر کی ہمیشہ خواہش تھی کہ میں وکیل کا چارج لوں۔ مگر محض بعض امور میں اختلاف رائے اس میں مانع رہا اور میں نے پسند نہ کیا کہ اپنی ذاتی رائے کو چند پیسوں پر قربان کروں۔ اسی اثناء میں اگست ۱۸۹۷ء کو ہنری مارٹن کلارک نے ایک نالش حضرت بانی سلسلہ کے خلاف کر دی۔ میں نے اس مقدمہ کے حالات دوسری جنگ مقدس کے نام سے لکھے۔ اس وقت مجھے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان اور اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات پولٹیکل اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے۔ ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں "الحکم" جاری کر دیا۔ اس وقت گورنمنٹ پریس کے خلاف تھی اور موجودہ پریس ایکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت بھی قریب تھا جو پاس ہو جاتا۔ تاہم ان مشکلات میں میں نے خدا پر بھروسہ کر کے امرتسر سے اخبار الحکم جاری کر دیا۔ ۱۸۹۷ء کے دسمبر میں جب جلسہ سالانہ پر میں قادیان آیا تو یہاں ایک مدرسہ کے اجراء کی تجویز ہوئی۔ اور اس کے لئے خدمات کے سوال پر میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور اس طرح قدرت نے مجھے دیار محبوب میں پہنچا دیا۔

قادیان کی زندگی اور مشکلات

قادیان میں ایڈیٹر "الحکم" جنوری ۱۸۹۸ء میں آ گیا اور پیسہ اخبار کے ساتھ جو جدید تعلق پیدا کر لیا گیا تھا اسے اور لاہور کے دیگر منافع کو قادیان پر قربان کر دیا اور میں اس سودے میں نفع مند ہوں۔ قادیان میں اس وقت پریس کی سخت تکالیف تھیں نہ پریس ملتا تھا نہ کل کش اور نہ کاتب اور نہ یہ لوگ قادیان آکر رہنا چاہتے تھے۔ تاہم ایڈیٹر "الحکم" ان مشکلات کا مقابلہ کرتا رہا۔ سب سے پہلے "الحکم" کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریروں کو محفوظ کرنے کا کام کیا گیا ہر ایک تقریر قلم بند ہو کر شائع ہونے لگی۔ اسی ضمن میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پرانی تحریروں اور خطوط کو جمع کرنے کا کام بھی الحکم کے ذریعہ کیا گیا۔ ۲۔ پھر بزرگان کے خطبے۔ مواعیظ۔ لیکچر جو اس سے پہلے ہوا میں مل جاتے تھے محفوظ ہونے لگے۔ ۳۔ حضرت حکیم الامتہ مولانا نورالدین صاحب کا ایک پراز معلومات و معارف درس قرآن مجید ہوا کرتا تھا۔ ایڈیٹر "الحکم" نے سب سے اول اس کی اشاعت کا انتظام کیا۔ پہلے اخبار کے ذریعہ پھر مستقل رسالوں کے ذریعہ۔ ۴۔ ان امور کے ماورئی قومی معاملات پر پوری آزادی کے ساتھ ہمیشہ ایڈیٹر "الحکم" نے رائے دی۔ اور سب سے پہلے قوم کو ایک صدر انجمن احمدیہ کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی کہ مرکزی کمیٹی کے ساتھ ضلعوار اور تحصیل وار کیٹیاں شامل کی جائیں۔ ۵۔ دینی مدرسہ کی ضرورت پر پرزور آرٹیکل لکھے۔ ۶۔ صنعتی شاخ کے اجراء پر توجہ دلائی اور کالج کے قیام کی تحریک کی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تمام تحریکیں بار آور ہوئیں۔ ۷۔ ایڈیٹر "الحکم" نے احمدی قوم کی مردم شماری پر قوم کو توجہ دلائی اور خود مطبوعہ فارم شائع کئے۔ مگر یہ کام پورا نہ ہو کا۔ ایسا ہی جن اصولوں پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی قوم کو ایک بامراد قوم بنانا چاہتے تھے اور جن سوشل خرابیوں کو وہ دور کرنا چاہتے تھے ان اصولوں کو ہمیشہ یاد دلایا۔ ۸۔ اخبار وطن کے ساتھ جو معاہدہ غلطی سے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق کیا جا رہا تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذکر کے بغیر عام مضامین اس میں شائع ہوں۔ اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منشاء کے خلاف سمجھ کر دوسرے بزرگوں کے ساتھ پرزور الفاظ میں اس کی حقیقت سے قوم کو آگاہ کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ قوم نے توجہ کی۔ ۹۔ اسی سلسلہ میں وطن نے نقاش (ایڈیٹر زمیندار) کے مضامین چھاپ کر سلسلہ کو نقصان پہنچانا چاہا تو ایڈیٹر "الحکم" نے اصولی طور پر "وطن" کی مخالفت کی اور سخت مخالفت کی "وطن" نے اپنی غلطی کو عملی رنگ میں تسلیم کر لیا۔ ۱۰۔ قادیان کی مقامی ضرورتوں کے متعلق اس کی رائیں مستند اور قابل لحاظ قرار دی گئیں۔ چنانچہ قادیان کے ڈاکخانہ کی اصلاحوں اور ترقیات میں اس کے قلم اور دماغ کو بہت دخل ہے۔ ایسا ہی قادیان کی نوٹیفائڈ ایریا کا وجود "الحکم" کی کوششوں کے معمولی اثرات ہیں جو خدا کے فضل سے ملے۔

اگر میں ان کاموں کی تفصیل کرنے لگوں تو ایک کتاب تیار ہو جائے۔ مختصر یہ کہ جس طرح پر سلسلے کی خدمت کا موقعہ ملا "الحکم" کرتا رہا۔ اور کرتا ہے اور کرتا رہے گا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل چاہے گا۔ مدرسہ احمدیہ کے قیام اور مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصلاح کے موقعہ پر بھی میں نے پرجوش حصہ لیا۔ اور اس تمام کام کو آج تک بغیر کسی نمائش کے کیا۔

مختصر یہ کہ ایڈیٹر "الحکم" نے جس غرض اور مقصد کو لیکر بحیثیت ایڈیٹر الحکم کا کام شروع کیا تھا اس میں نمایاں کامیابی ہوئی اور ان مشکلات میں سے گزر کر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قوم میں اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق پیدا کرنے میں "الحکم" بامراد ہو گیا۔ جہاں صرف "الحکم" کے اجراء کی دقتیں تھیں اب وہاں سے "الحکم" کے سوا دو اخبار تین رسالے خاص قادیان سے اور ایک اخبار اور ایک رسالہ دہلی سے اس سلسلہ کا نکلتا ہے۔ میں جب اس کام سے فارغ ہو چکا تو میں نے حضرت امام جماعت کے سامنے "الحکم" سے فرصت پاکر اور کام کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر انہوں نے اپنی فراست خداداد سے "الحکم" کا کام نہ چھوڑنے کا مجھ سے عہد لیا۔ اس لئے خدا کے ہی فضل سے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق چاہتا ہوں اس سے "الحکم" کی اہمیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔

ایڈیٹر "الحکم" اور اصلاح پریس

"الحکم" کے ایڈیٹر نے پریس کی اصلاح کے لئے بھی قدم اٹھایا۔ چنانچہ مسلم پریس ایسوسی ایشن کی تحریک اس نے کی۔ اور اس کے متعلق ملک کے مقتدر اخبارات اور مسلم کمیونٹی کے لیڈنگ ممبروں کی راؤں کو جمع کیا۔ وہ اس فکر میں تھا کہ اس کے لئے اپنے معاصرین اور اہل الرائے بزرگوں کو دعوت دے کہ لاہور سے زمیندار نے ایسی تحریک کی۔ چونکہ ہمارا یہ عین مقصد تھا۔ زمیندار کی مجوزہ مسلم پریس ایسوسی ایشن کے لئے قادیان سے وکیل بھیجا گیا۔ مگر افسوس کہ وہ ایسوسی ایشن ایک ذاتی اغراض کا ذریعہ ثابت ہوئی اور جوتیوں کے چیلنج پر اس کا خاتمہ ہو گیا۔

تصنیفات ایڈیٹر "الحکم" کو تصنیف و تالیف کا ہمیشہ شوق رہا۔ اور بعض رسالے ایسے وقت میں اس نے لکھے جب اس کی عمر سترہ۔ اٹھارہ سال کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ آج ان کی ایک کاپی بھی اس کے پاس نہیں۔ اور نہ وہ ملتے ہیں۔ سب سے پہلی کتاب اس نے دینیات کی پہلی کتاب کے نام سے شائع کی۔ جس پر دربار بہاول پور نے اس کے پبلشر شیخ عبدالرحمان صاحب امرتسری کو انعام دیا تھا۔

اخبار "فیروز" کے دفتر میں فیثاغورث کی لائف اور تقویم فیروزی کے علاوہ تثلیث کے رد اور رد تناسخ میں دو چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے۔ اور ایک رسالہ امرتسر کی مادی ترقی کا اصل راز لکھا تھا۔ قادیان میں آ کر حقیقت نماز کے علاوہ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء کی رپورٹ مکتوبات احمدیہ اور سیرت بانی سلسلہ کو ترتیب دے کر شائع کیا۔

آخری بات مجھے افسوس ہے کہ اپنی زندگی بحیثیت ایڈیٹر کے حالات لکھنے میں ہرچند میں نے بہت ہی اجمال سے کام لیا ہے مگر شاید وہ لمبے ہو گئے ہوں۔ تاہم میں خواستگار معافی ہوں کہ میں ان حالات کے بیان کرنے میں جہاں اپنے بعض معاصرین کا ذکر کرتا ہوں وہاں مجھے ان سے کسی عداوت کا اظہار مقصود نہیں بلکہ بطور امر واقعہ ان پیش آمدہ حالات کو لکھ دیا ہے۔ جو میری قلمی زندگی کا ایک جزو ہیں۔ ایسا ہی اگر میں کوئی لفظ سلسلہ کے دوستوں کے متعلق کہیں لکھ گیا ہوں۔ تو اس سے بھی میری غرض سلسلہ کی تاریخ کا ایک ورق لکھنا ہوتا ہے۔ ورنہ اختلاف رائے کبھی ان تعلقات کو نہیں کاٹ سکتا۔ جو خدا تعالیٰ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ہم میں قائم کئے ہیں۔ بالآخر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ محض اسی کے فضل سے میں اس قلمی جنگ میں اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور یہی دعا ہے کہ وہ دیانت اور امانت کے ساتھ اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق دے جو اس نے اپنی مشیت سے میرے سپرد کیا ہے۔

(یہ حالات حضرت عرفانی صاحب نے ۱۹۱۲ء تک لکھے تھے)

صفیہ بیگم

میرے بچپن کے دن

اپنی کتاب میرے بچپن کے دن میں صفیہ بیگم صاحبہ مزید کہتی ہیں۔

ابا جی کو حضرت مولانا حکیم نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی (دونوں کے لئے ہماری دلی دعائیں) سے بھی والہانہ لگاؤ تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو اکثر ابا جی کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔ ابا جی کو بانی سلسلہ (آپ کے لئے ہماری دلی دعائیں) کے بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کا احترام اور عزت کرتے۔ ان کا ادب اور لحاظ فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے پیاروں کی اولاد بھی خدا کو پیاری ہوتی ہے۔

خاندان کے ہر فرد نے بھی ابا جی سے پیار کیا۔ ادب کیا اور محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میں نے ہوش سنبھالتے ہی ابا جی کو نمازوں کا بہت پابند پایا۔ وہ حتی الوسع ہر نماز بیت المبارک اور بیت الاقصیٰ میں ادا فرماتے۔ میں نے جب بھی کبھی راتوں کو ان کو نوافل ادا کرتے دیکھا۔ تو ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی۔ جب وہ ایک دفعہ نماز چار رکعت یا دو رکعت شروع کر دیتے تو ختم ہونے میں نہیں آتی تھی۔ اگر سورہ فاتحہ پڑھ رہے ہیں تو ہر لفظ کو اتنی رقت سے پڑھتے اور اتنی دفعہ دہراتے کہ کھڑے کھڑے بہت وقت گزر جاتا۔ سجدہ میں جاتے تو خدائی بارگاہ سے سر اٹھانے کو دل نہ چاہتا۔ کبھی بیماری کی حالت میں دن کے وقت "نماز کے بیت" میں نہ جا سکتے تو گھر میں نماز پڑھتے اتنے میں اگر کوئی کسی کام سے آجاتا تو دیر تک بیٹھ کر انتظار کرتا۔ کہ کب آپ نماز ختم کریں تو بات ہو۔ گویا عشق خداوندی میں اتنے غرق تھے کہ جب اس کے حضور کھڑے ہو جاتے دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔

میں دسویں جماعت میں تھی امتحان مارچ میں ہوتے تھے۔ جنوری فروری کے مہینوں میں جب امتحان سر پر ہوتا تو رات کے پچھلے پہر اٹھا دیتے تاکہ ہم پڑھائی کر سکیں مجھے اٹھا کر خود نوافل شروع کر دیتے۔ اور میں اطمینان سے پھر سو جاتی کہ جب تک سلام پھیریں گے بہت وقت مزید سونے کا مل جائے گا۔ ایک دو دفعہ میں نے ایسا کیا تو ابا جی نے میرے کمرے میں نماز شروع کر دی۔ اور میں نے ایک دن

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یمن میں جنگ ختم ہوگئی

شمالی یمن نے باقاعدہ طور پر اقوام متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ یمن میں جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے اور شمالی یمن نے جنوبی یمن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ شمالی یمن نے اقوام متحدہ سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنے مبصرین بھیج کر اس بات کا معائنہ کر لے کہ وہاں اب تعمیر نو کا کام شروع ہو چکا ہے سوائے چند لوگوں کے جنہیں جنگی مجرم قرار دیا گیا ہے اور وہاں سے فرار ہو چکے ہیں باقی سب کو معافی دے دی گئی ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کا جانی یا مالی نقصان ہوا ہے اس کے بدلہ میں معاوضہ دینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جنوبی یمن جمعرات کے روز فتح ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہاں کے صاحبان اقتدار اومان چلے گئے جہاں انہوں نے پناہ لے لی ہے۔ شمالی یمن کے صدر علی عبداللہ سالم نے کہا ہے کہ باغی جب بھی اور جہاں بھی ہاتھ لگے انہیں بغاوت کی سزا دی جائے گی۔ انہی کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی اور عوام الناس کی مشکلات کا باعث بنی۔ بہت سے لوگ مارے گئے بہت زیادہ زخمی ہوئے ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور املاک کو بھی خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اگر ان لوگوں نے بغاوت نہ کی ہوتی۔ تو ان میں سے کوئی بات نہ ہوتی۔ عدن کے شہر پر راکٹ اور شیلنگ کی وجہ سے خاصا برا اثر پڑا ہے۔

تاہم جنوبی یمن سے فرار ہونے والے افراد نے کہا ہے کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی ہم دوبارہ اکٹھے ہو کر اس جنگ کو جاری رکھیں گے اور شمالی یمن کو بتا دیں گے کہ جنوبی یمن میں اس کا اقتدار قائم نہیں رہ سکتا۔ جب جنوبی یمن فتح ہوا تو عدن کے بہت سے لوگ فوجی بیرکوں پولیس سٹیشنوں کی طرف بھاگ کر گئے۔ لیکن ان کا تعاقب کیا گیا اور ان کا اسلحہ چھین لیا گیا۔ اگرچہ عام معافی کی وجہ سے کسی سے کچھ کہا تو نہیں جا رہا لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ایسے موقعوں پر انسانی فطرت جس تشدد پر اتر آتی ہے اس سے فاتح اقوام کو روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ عدن کے لوگوں کو بھی اس قسم کے مسئلے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ جنوبی یمن کے صدر جسے اب باغی صدر کہا جاتا ہے 'علی سالم باعث نے شروع ہی سے یہ سوچ رکھا تھا کہ اگر عدن کو زیادہ مشکلات پیش آئیں تو کسی اور جگہ جا کر اپنی طاقت کو مجتمع کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ وہ ایک دفعہ پھر جنگ کی آگ بھڑکا سکیں۔

جوہنسبرگ / ۱۱۔ افراد کی ہلاکت

جوہنسبرگ کے مشرق میں جب لوگوں نے انتقال مکانی کی کوشش کی اور وہ آٹھ دستوں میں کسی دوسری جگہ جا رہے تھے تو بندوقچیوں نے ان پر فائرنگ کر دی اور گیارہ افراد وہیں پر ہلاک ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ کچھ شیشوں کے ٹکڑے اور لاشیں سڑکوں پر ہی پڑی رہیں معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آوروں نے گاڑیوں کی سیٹوں پر جا کر ان کو گولی کا نشانہ بنایا تھا۔ ایسے لگتا ہے کہ جو جنگ کچھ عرصہ قبل شروع کی گئی تھی حالیہ جھڑپ اس کا ہی تسلسل ہے پولیس والے کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کا آپس میں پرانا معاملہ ہے۔ وہ شروع سے اسی طرح ایک دوسرے کو مارتے چلے آئے ہیں۔ آزادی مل جانے کے باوجود یہ جذبات بدلے نہیں اور کہیں نہ کہیں کچھ لوگ اس طرح مارے جا رہے ہیں۔

پاکستان / بدنی سزائیں

نیو یارک ٹائمز جس کی اشاعت ۱۲ لاکھ روزانہ ہے نے ۲۶ جون کو ایک رپورٹ شائع کی جس میں تیسری دنیا کے ممالک میں بدنی سزا کا ذکر تھا۔ اسی ضمن میں پاکستان کا ایک واقعہ بھی نقل کیا گیا جسے پیش کر کے یہ کہا گیا کہ پاکستان میں بدنی سزا جاری ہے۔ پاکستان ایمبیسی کے وزیر اطلاعات نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے اپنے طور پر کہا کہ اگرچہ دستور میں یہ شق مارشل لاء کے ورثے کے طور پر موجود ہے لیکن گزشتہ تین سال میں کسی شخص پر اس سزا کا عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

ڈاکٹر رفعت حسین جو پاکستانی ایمبیسی میں وزیر اطلاعات ہیں پہلے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں پروفیسر آف انٹرنیشنل ریلیشنز تھے۔ انہوں نے کھل کر اس بات کی وضاحت کی کہ اگرچہ بدنی سزا ہمارے پینل کوڈ میں موجود ہے لیکن گزشتہ تین سال سے اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سزا مارشل لاء کے ورثے کے طور پر ابھی تک قائم ہے۔ ان کے جواب سے یہ بھی لگتا تھا کہ اس سزا کو جب بھی ممکن ہوا ختم کر دیا جائے گا۔ پروفیسر موصوف نے بتایا کہ پاکستان میں اب جمہوریت کا دور دورہ ہے اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے کہ اسلامی قوانین کی کسی طرح بھی بے حرمتی نہ ہونے دی جائے۔ ایک اور خط کے جواب میں جو کرسچین سائنس مانیٹر میں چھپا ہے ڈاکٹر رفعت حسین نے کہا کہ ہندوستان کشمیر کے لوگوں کو حق خود ارادیت دینے سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔ اگرچہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ بھارت کی موجودہ حکومت کی بالادستی کو قبول نہیں کرتے اور وہ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے دیا جائے لیکن بھارت اس راہ میں روک بن رہا ہے۔ پاکستان نے کئی دفعہ کوشش کی ہے کہ اس معاملے کو سیاسی طور پر حل کروایا جائے لیکن بھارت یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی ایسی بات پیش کر دی جاتی ہے کہ جس سے پیش رفت ناممکن ہو جاتی ہے۔

یمن کی خانہ جنگی کا انجام

شمالی یمن اور جنوبی یمن کی دو الگ الگ حکومتیں تھیں اگرچہ وہ اتنے الگ بھی نہیں تھے۔ شمالی یمن کے صدر سربراہ مملکت تھے اور جنوبی یمن کے صدر نائب سربراہ لیکن دونوں علاقوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ شمالی یمن خوشحال ہے اور جنوبی یمن زیادہ تر غربت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ اب دو ماہ کی جنگ کے بعد شمالی یمن نے جنوبی یمن کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اور جنوبی یمن کے صدر اور ان کے ساتھی اومان چلے گئے ہیں۔ اگرچہ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طاقت مجتمع کر کے ایک دفعہ پھر شمالی یمن سے جنگ کریں گے اور انہیں امید ہے کہ وہ جیت جائیں گے لیکن شمالی یمن اس یقین سے پر ہے کہ جنوبی یمن فتح کر لیا گیا ہے تو یہ اب اسی کا حصہ ہے اس نے اقوام متحدہ کو بھی اطلاع دے دی ہے کہ جنگ بند ہو چکی ہے اور انہوں نے تعمیر نو کا کام بھی شروع کر دیا ہے اس سے پہلے آٹھ عرب ممالک نے شمالی اور جنوبی یمن کو متنبہ کیا تھا کہ وہ جنگ بند کر دیں ورنہ عرب قومیت پر بہت برا اثر پڑے گا۔ لیکن جنگ اس طرح بند نہیں ہوئی جس طرح یہ آٹھ عرب ممالک چاہتے تھے جنگ دراصل ختم ہوئی ہے جنوبی یمن کو فتح کر لینے کے بعد۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ باوجود اس کے کہ جنگ ختم ہو گئی ہے یمن میں امن کا قیام اور اس کا استحکام بہت مشکل ہے۔ جنوبی یمن کے لوگ شمالی یمن کے لوگوں سے نظریاتی طور پر اختلاف رکھتے ہیں اور فتح کر لینا اس بات کا باعث نہیں بن سکتا کہ یہ اختلاف دور ہو گیا ہے اس نظریاتی اختلاف کے پیش نظر اندر ہی اندر جنگ کی کیفیت جاری رہے گی۔ یہ اور بات ہے کہ ایک لمبا عرصہ گذرنے کے بعد شمالی یمن اور جنوبی یمن کے نظریات بھی ایک ہو جائیں اور دونوں قیام امن اور استحکام امن کی کوشش میں لگ جائیں۔

سندھ میں فوج کی ضرورت

ایک تقریر کے دوران اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے سندھ کے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ قیام امن کے لئے سندھ میں جو فوج متعین ہے وہ دسمبر تک وہیں ٹھہرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ صوبائی حکومت نے اس بات کی درخواست کی ہے کہ فوج کے سندھ میں قیام میں توسیع کر دی جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی سندھ میں امن کے سلسلے میں فوج کا کام باقی ہے۔ یہ بات قارئین کے لئے تعجب انگیز ہو گی کہ کبھی کہا جاتا ہے کہ فوج کا کام ختم ہو چکا ہے اور اب وہ واپس جانے والی ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ کام ابھی باقی ہے اور فوج کو ضرورت کے مطابق سندھ میں مزید قیام کے لئے کہا گیا ہے۔ بعض اوقات فوج کی طرف سے بھی اعلان کئے جاتے رہے ہیں کہ اب کام ختم ہو گیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ سندھ میں امن و امان برباد کرنے والے لوگ بار بار سر اٹھاتے ہیں یعنی کچھ لوگوں کے کچلے جانے کے بعد تھوڑا سا عرصہ گذرتا ہے تو کچھ اور لوگ آگے آ جاتے ہیں اور امن و امان کو تباہ و برباد کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں۔ اسی لئے حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکا کہ کب فوج کا کام ختم ہوا ہے یا ہو گا۔ اب بھی بظاہر تو دسمبر تک فوج کے سندھ میں قیام کی توسیع کی گئی ہے لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت تک سندھ میں ایسا امن و امان قائم ہو جائے گا جس کے بعد فوج کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ اگر ضرورت رہی تو فوج کو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات قابل غور ہے کہ اگر سندھ میں فوج قیام امن کے لئے گئی ہے تو اسے وہاں اس وقت تک ضرور رہنا چاہئے جب تک بظاہر امن کا قیام نہ ہو جائے۔ بلکہ امن کا قیام ہو جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ وہاں قیام اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ لوگ جو امن تباہ کرنا چاہتے ہیں پھر تو اپنا سر نہیں اٹھا رہے۔

اسرائیل۔ اردن تعلقات میں بہتری

اردن اور اسرائیل کی آپس میں اقتصادی بہبود کے لئے واشنگٹن میں گفت و شنید ہوتی رہی ہے اب اردن نے کہا ہے کہ یہ گفت و شنید جس کی سربراہی واشنگٹن کر رہا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تعلیم القرآن
ایک احمدی کا فرض

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳۔ فروری ۱۹۶۶ء ص ۵)
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی۔ ربوہ

ضرورت لیبارٹری ٹیکنیشنز

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ایک بلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے دو لیبارٹری ٹیکنیشنز کی پارٹ ٹائم ضرورت ہے جو مارننگ یا ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند افراد مہتمم خدمت خلق سے فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ پاکستان

تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

○ جب سے تحریک جدید کا آغاز ہوا ہے اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کی طرف سے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کی تلقین بھی فرمائی گئی ہے۔ اسی بناء پر انصار اللہ، لجنہ اور خدام الاحمدیہ سے عند الضرورت بعض ضروری معلومات طلب کی جاتی ہیں اور وہ ازراہ تعاون معلومات بہم پہنچا کر دفتر ہذا کو شکریہ کا موقع دیتے ہیں۔

ان دنوں دفتر ہذا کو معاونین خصوصی کے بارے میں ضروری معلومات مطلوب ہیں تینوں ذیلی تنظیموں میں سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جس قدر معین اور صحت کے ساتھ معلومات مل رہی ہیں دفتر ہذا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز توقع رکھتا ہے کہ دیگر تنظیمات بھی اسی صحت کے ساتھ مطلوبہ معلومات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہر تنظیم کو الگ الگ چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اس سلسلے میں یاد دہانی کروانا مناسب نہ ہوگا اس مختصر سے اعلان کو ہی کافی سمجھا جائے۔

بقیہ صفحہ ۵

بجائے کتاب پڑھنے کے ان کی نماز کی طرف دھیان دیا۔ اور گننا شروع کر دیا کہ ایک ایک لفظ کو کتنی کتنی بار دھرا رہے ہیں۔ میں نے گنا کہ آپ نے ایک رکعت میں صرف اھدنا الصراط المستقیم ستر مرتبہ سے زیادہ پڑھا۔ نماز عشاء کے بعد آدھی رات کو گھر آتے۔ گھر آ کر بھی نماز کا کچھ حصہ ادا کرتے۔ پھر سوتے۔ فجر کی نماز سے پہلے اٹھ جاتے اور فجر کی نماز بیت المبارک جا کر ادا فرماتے۔ نماز سے فارغ ہو کر (جب ہم کو چھٹیاں ہوتیں) بچوں کو سیر پر لے جاتے۔ راستے میں کھیت ہوتے۔ جس کھیت کے پاس سے گزرتے اس کے متعلق معلومات فراہم کرتے۔ اگر پگڈنڈی پر چل رہے ہیں اور وہاں مکوڑوں کے گھر ہیں اور وہ لائنیں بنا کر چل رہے ہیں تو آپ ٹھہر جاتے سب بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے دیکھ کر پاؤں رکھو۔ تمہارے پاؤں کے نیچے مکوڑے کچلے نہ جائیں۔ یہ بھی جان رکھتے ہیں۔ ان کو مارنا اور تکلیف دینا گناہ ہے یہ سیر چھٹیوں میں ضروری ہوتی تھی۔ کیونکہ باقی وقت صبح سویرے سکول جانا ہوتا تھا۔ سکول جانے سے پہلے کچھ ضرور کھانے کو کہتے۔ اگرچہ گرمیوں میں صبح ہی صبح دل نہیں چاہتا تھا مگر اباجی موجود ہوتے تو فرماتے "یک لقمہ صبوحی بہ از مرغ و ماہی" یعنی صبح کے وقت ایک لقمہ کھانا مرغ اور مچھلی کھانے سے بہتر اور مفید ہے ان کی مصروفیات اس قدر تھیں کہ تھوڑا بہت وقت جو گھر میں گزارتے اس میں بھی وہ ہمیں بہت کچھ سکھاتے رہتے کبھی کبھی کسی بچے سے قرآن مجید سن لیتے تاکہ اصلاح ہوتی رہے۔ کسی دن نماز کا سبق سن لیتے۔ ہم چونکہ سارا خاندان اکٹھے ہی رہتے تھے۔ کبھی بڑے بچے اپنی پڑھائی میں مدد لے رہے ہوتے کبھی چھوٹے وہ نہایت تحمل کے ساتھ سب کو سمجھاتے جاتے۔ گھر کا صحن بہت بڑا تھا۔ اس زمانے کے مطابق بیت الخلاء تک جانے کا راستہ طے کرتے کرتے ہم میں سے کوئی نہ کوئی ان سے اپنے سوال پوچھ رہا ہوتا۔ غرضیکہ گھر کے دروازے سے نکلتے نکلتے بھی وہ ہمیں پڑھا ہی رہے ہوتے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دلانے میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں کیا آپ کو ایک ہی شوق تھا کہ سب اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ لڑکوں کے متعلق خاص طور پر سکول کے اساتذہ سے رابطہ رکھتے۔ ہر ایک کی پڑھائی کا فکر ہوتا۔ جو بچہ پڑھائی میں اچھے نمبر لیتا۔ اس کی حوصلہ افزائی کرتے۔ سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے۔ مگر کم نمبر لینے والے کو ڈانٹ نہیں پڑتی تھی۔ وہ خود ہی شرمندگی محسوس کرتا تھا۔ لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا شوق تھا کہ اپنی بیٹیوں کو (اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے) سکول ختم ہونے کے بعد گھر پر قرآن مجید باترجمہ پڑھایا۔ حدیث بخاری۔ انگلش اور شیخ سعدی کی فارسی کی کتاب گلستان و بوستان پڑھائی۔ اس طرح خاندان کی علمی فضلیت برقرار رہی۔

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211806
پروپرائٹر: کے۔ اے۔ بشیر

ہومیو پیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ 15% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیو پیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: (04524) 212299

بقیہ صفحہ ۶

واشنگٹن کے بجائے اردن میں ہو۔ اس کی تاریخ بھی مقرر کر دی گئی ہے اور یہ تاریخ ہے ۲۲ جولائی لیکن یہ نہیں فیصلہ کیا جا سکا کہ یہ گفتگو کہاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شائد وادی اردن کے قریب یا بحر مردار کے قریب اس گفتگو کو جاری رکھا جائے گا۔ اسرائیل کی طرف سے ان کے وزیر خارجہ اس گفت و شنید کے اجلاس میں شامل ہوں گے اور اردن کے ساتھ دونوں ملکوں کی اقتصادیات کو بہتر بنانے کے تجاویز کے متعلق پیش رفت کی کوشش کی جائے گی اس موقع پر امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر بھی اپنا کردار ادا کریں گے ان کی طرف سے زیادہ تر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں مزید گفتگو کا امکان ہے۔ یہ گفت و شنید کا پانچواں دور ہے۔ پہلے چار دور واشنگٹن میں ہوئے تھے۔ اب اردن میں پانچواں دور ہوگا۔ دونوں کے اکٹھا مل کر بیٹھنے سے قبل ۱۸۔ تاریخ کو ایک اجلاس ہوگا جس میں بعض سرحدیں زیر بحث آئیں گی اور اسی طرح پانی کی فراہمی اور دیگر امور جو طے کئے جانا ضروری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گفت و شنید اسرائیلیوں اور اردن کے درمیان بہتر تعلقات کی پہلی علامت ہے۔ اسرائیلیوں کا اردن کے مطالبے پر اردن میں جا کر گفت و شنید کرنا یقیناً دونوں کو قریب تر لے آئے گا۔

بقیہ صفحہ ۳

خدمت کو باہر کی ملازمت پر ترجیح دیکر ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کسی مخلص نوجوان کی قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ محترم صوفی صاحب نے وقف کو وقف کے جذبہ سے نبھایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی مشکور فرمائیں۔ اسی طرح مکرم میاں شریف احمد صاحب نفاست اور شرافت کے پتلے تھے۔ سرکاری ملازمت میں رہے۔ لیکن احمدیت کی اپنے دائرے میں اخلاص اور محبت سے خدمت کی۔ خوش لباس اور نفاست پسند تھے۔ نظافت کہتے ہیں ایمان کا حصہ ہے۔ میاں شریف احمد نے شرافت اور نظافت کو یکجا کر دیا۔ کھاتے پیتے نوجوانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ ان کے بڑے بیٹے شکیل احمد صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی کو اپنے باپ کی اس خصوصیت کو اپنے خاندان کے دستور کا لازمی حصہ بنا لینا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 14- جولائی-1994ء
صبح سے بادل ہیں- موسم خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بہت خون بہہ چکا ہے اب ہمیں فرقہ واریت پر قابو پانا ہوگا۔ نسل پرست اور فرقہ پرست قوتیں، جمہوریت پرست قوتوں سے برسرپیکار ہیں۔ صوبے میں افراتفری ہے نمازی بھی محفوظ نہیں اقلیتیں مضطرب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بم یا گولی کی بجائے زبان اور قلم استعمال کریں۔ قائد اعظم ذات برادری فرقہ واریت اور ملائیت کے سخت خلاف تھے ان افکار کے چھوڑنے سے سیاسی و آئینی بحران شروع ہوئے سیاست میں کمرشل ازم داخل ہوا مذہبی جذبات کو استعمال کیا گیا اور فرقہ واریت کا غلبہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ دور آمریت میں تقویت حاصل کرنے والی نسل اور فرقہ پرست قوتوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے انہوں نے کہا کہ خواتین اور اقلیتوں کو انصاف نہیں مل رہا موجودہ نظام قانون فرسودہ ہے پورے عدالتی نظام کو تبدیل کرنا ہوگا۔ ہم اس سارے فرسودہ نظام کو بدل دیں گے۔

○ کنٹرول لائن پر پاکستانی فوج کی جوابی فائرنگ سے ۹- بھارتی فوجی ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے۔ متعدد مورچے تباہ کر دیئے گئے۔ حملے کے بعد کئی بھارتی اہلکاروں کو ہتھیاروں سمیت بھاگتے دیکھا گیا۔ مورچوں میں تباہی کے بعد کہرام بپا تھا۔ ہیلی کاپٹر دیر تک لاشوں اور زخمیوں کو لے جانے کے لئے پرواز کرتے رہے۔

○ کراچی میں تیسرے روز بھی ہنگامے ہوئے فائرنگ کے واقعات میں ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شرپسندوں نے لانڈھی، کورنگی، ملیر، شاہ فیصل کالونی، لیاقت آباد، پاپوش نگر اور ناظم آباد کے علاقوں میں ۹ گاڑیوں کو آگ لگا دی اور کاروبار زندگی معطل کر دیا۔ یہ ہنگامہ آرائی ایم کیو ایم حقیقی کے دو کارکنوں کی ہلاکت کے بعد شروع ہوئی تھی۔

○ ایم کیو ایم کے تین اراکین اسمبلی نے کہا ہے کہ سرکاری دہشت گردوں نے کراچی میں لاقانونیت کا بازار گرم کر رکھا ہے انہوں نے الزام لگایا کہ مرتضیٰ بھٹو کی آمد سے قبل لانڈھی جیل کی تزئین و آرائش کی گئی۔

○ سابق ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو بریگیڈیئر امتیاز کے وکیل نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی تقرری اور بنچ کی تشکیل کو چیلنج کر دیا۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ ہمیں چیلنج بھی کرتے ہو اور انصاف بھی مانگتے ہو۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو بتایا کہ یہ مسئلہ ۲۲ ملین (دو کروڑ ۲۰ لاکھ) روپے کی خورد برد سے توجہ ہٹانے اور معاملے کو طول دینے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا کہ صحابہ دشمنوں نے بربریت کی انتہا کر دی ہے اب ہم خود انتقام لیں گے۔

○ جامعہ عثمانیہ میں بم کے دھماکے میں زخمی ہونے والے ۲۴- افراد کو پچیس پچیس ہزار روپے فی کس کے حساب سے ۶ لاکھ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جبکہ شہید ہونے والے افراد کے ورثاء کو رابطہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

○ لاہور میں لائٹ ٹرین چلانے کے منصوبے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ اس کا کرایہ پانچ روپے سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔

○ بھکر اور راجن پور کے ۴۶ دیہات سیلاب میں ڈوب گئے مختلف علاقوں میں بارش سے ۱۱- افراد ہلاک ہو گئے دریائے سندھ کا ریلا بھکر کے ۱۵- دیہات میں داخل ہو گیا باجوڑ اور مہمند ایجنسی میں شدید بارش سے کچے مکانات منہدم ہو گئے۔ اوکاڑہ میں طوفانی بارش نے ۳- افراد کی جان لے لی۔ کراچی میں طوفانی بارش ہوئی جبکہ لاہور میں ہلکی بارش ہوئی۔ کوٹلہ ارب علی خان کے گاؤں صبور میں اور بھمبر گجرات روڈ کے گیپ میں زبردست طغیانی سے ٹریفک ۳ گھنٹے معطل رہی۔ ۱۳- کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ نوشہرہ غربی سیربند پانی میں بہہ گیا۔

○ بھارت میں طوفانی بارشوں سے ۸۰- افراد ہلاک ہو گئے۔ سینکڑوں دیہات کا رابطہ کٹ گیا۔ ذرائع آمدورفت کو شدید نقصان پہنچا۔ ہیلی کاپٹروں سے امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔

○ پاکستان اور مصر کے درمیان ایک دوسرے کے مجرمین کو ایک دوسرے کے حوالے کرنے کے معاہدے پر دستخط کئے جا رہے ہیں۔

○ ۱۷- دینی جماعتوں پر مشتمل تحریک تحفظ ختم نبوت نے توہین رسالت کے بارے میں حکومت کی وضاحتوں کو مسترد کر دیا ہے اور لاہور میں جلوس نکالنے کا اعلان کیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سیاسی کشیدگی کے باوجود اقتصادی معاملات پر حکومت اور اپوزیشن میں اتفاق رائے ہے۔ ملک میں سیاسی استحکام ہے۔ انشاءاللہ جمہوریت برقرار رہے گی۔

○ وزیراعظم بینظیر کی طرف سے چین میں سیلاب سے متاثرین کے لئے اڑھائی لاکھ ڈالر عطیے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکن مایوس نہ ہوں آزاد کشمیر میں جلد پارٹی کی حکومت قائم ہوگی۔ ناانصافیوں کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

○ قازقستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کروانے کے لئے مدد دینے کو تیار ہیں۔

○ حکومت کی رضامندیوں سے اپوزیشن کے سینیٹر سرتاج عزیز متفقہ طور پر سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہو گئے۔ اسی طرح چوہدری شجاعت حسین دفاع کے اور سینیٹر رضا ربانی مواصلات کی کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہو گئے۔ ان سب کا تعلق اپوزیشن سے ہے۔

○ بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر کشمیری مجاہدین نے حملہ کر دیا اور مختلف جھڑپوں میں ۲۷- فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

○ ڈیوٹی فری شاپس کی بندش پر ملک بھر میں مظاہرے کئے گئے۔

○ بیرون ملک سفر کے لئے زرمبادلہ پر ۵ فیصد ودہولڈنگ ٹیکس نہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے سٹاک مارکیٹوں کے شیئر انڈکس میں اضافہ ہوا ہے۔ تاجروں نے کہا ہے کہ ہمارا بڑا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے ۴۰ ہزار بے روزگاروں کو ملازمتیں دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ محکمہ تعلیم میں ۲۹ ہزار آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

○ وفاقی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ دس ہزار دیہی خواتین کو پرائمری انگلش ٹیچرز کی ٹریننگ دی جائے گی۔

○ وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ حکومت صحافت جیسے مقدس پیشے میں کرپشن پسند نہیں کرتی اس لئے ہم نے نہ تو میڈیا سیل بنایا ہے نہ صحافیوں کی وفاداریاں خریدنے کے لئے انہیں مالی مراعات دی ہیں۔

○ روسی ناظم الامور نے کہا ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان دفاعی شعبے میں تعاون ہو سکتا ہے۔

○ لاہور کی جامع عثمانیہ میں بم دھماکے کے الزام میں مخالف فرقے کے دو افراد کو امام مسجد نے نامزد کیا ہے جن میں سے ایک کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ امام مسجد کے مطابق تعزیہ نکالنے کے مسئلہ پر ان مبینہ ملزمان سے کشیدگی ہوئی تھی۔

○ بلوچستان کے وزیر نوابزدہ گزین مری نے کہا ہے کہ جبتک وفاقی حکومت ہمیں مطمئن نہیں کرتی ہم کسی کو اپنے علاقے سے تیل اور گیس کی تلاش کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ پاکستان میں مساجد پر حملوں کے ۱۴- واقعات میں ۳۳- افراد جاں بحق اور ۱۳۵ زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس ابھی تک ایک بھی کیس کا سراغ نہیں لگا سکی۔

○ ڈیرہ غازی خان کے قریب ۱۰- ڈاکوؤں نے کراچی سے پشاور جانے والی بس لوٹ لی۔

○ وزیر خوراک و زراعت نے بتایا ہے کہ سندھ میں ایک لاکھ افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی۔

ٹاؤن ہاؤس بیت فضل لنڈن
کے بالکل نزدیک چار بیڈروم۔
دو رسیپشن رومز۔ دو باتھ روم۔ گیراج
گیس۔ سینٹرل ہیٹنگ۔
ڈائننگ روم۔ ماڈرن کچن پر مشتمل مکان
فروخت کرنا مطلوب ہے
رابطہ محترم ارشد باقی صاحب لنڈن
فون نمبر: 081-44-011

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/-10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

GOOD NEWS

WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان